سوال

(173) تمباکو، سگریٹ اور بیڑی وغیرہ کی تجارت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دکاندار نمک تیل وغیرہ کے ساتھ تمباکو اور سگریٹ بیڑی کی تجارت بھی کرتا ہے کیا اس کی تجارت جائز ہے؟ اور اس کی دعوت وصدقہ قبول کرنا جائز ہے؟ حدیث شریف میں آیا ہے: کل مسکر حرام وفی روایۃ اخري: نهی عن کل مسکر ومفتر آیا تمباکو مسکر آیا مسکر ومفتر میں شامل ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض علماء کے نزدیک تمباکو کو کھانا اور پینا ناجائز اور حرام ہے۔ کیوں کہ ان کی تحقیق میں تمباکو غیر عادی شخص کے حق میں مفتر (اعضاء میں سستی اور ڈھیلا پن پیدا کردینے والا اور ان کو سن اور بے حس کردینے والا) اور مضر (حواس کو مختل کردینے والا جسمانی قوی وافعال میں فتور خلل ڈالنے والا دوران سر میں بتلا اور چلنے پھرنے سے بے بس کردینے والا) ہے اور حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں: نہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر (مسند احمد ابوداود) ایک دوسری روایت میں ہے: الا ان کل مسکر حرام وکل مفتر مخدر حرام (عون المعبود 135/10) بحوالہ کنز العمال)

قال الخطابی: المفتر کل شراب یورث الفتور والرخوۃ فی الاعضاء والحذر فی الاطرف وہو مقدمة السکر نہیی عن شربہ لئلا یکون ذریعة الی السکر انتہی (معالم السنن 265/5)

قال شیخنا الاجل المبارکفوری فی شرح الترمذی (44/3): وَأَکْلُ التُّنْبَاکِ وَشُرْبُ دُخَانِہِ بِلَا مِرْیَۃٍ وَإِضْرَارُہُ عَاجِلًا ظَاہِرٌ غَیْرُ خَفِیٍّ وَإِنْ کَانَ لِأَحَدٍ فِیہِ شَکٌّ فَلْیَأْکُلْ مِنْہُ وَزْنَ رُبْعِ دِرْہَمٍ أَوْ سُدُسِہِ ثُمَّ لِیَنْظُرْ کَیْفَ یَدُورُ رَأْسُہُ وَتَخْتَلُّ حَوَاسُّہُ وَتَتَقَلَّبُ نَفْسُہُ حَیْثُ لَا یَقْدِرُ أَنْ یَفْعَلَ شَیْئًا مِنْ أُمُورِ الدُّنْیَا أَوِ الدِّینِ بَلْ لَا یَسْتَطِیعُ أَنْ یَقُومَ أَوْ یَمْشِیَ وَمَا ہَذَا شَأْنُہُ فَہُوَ مُضِرٌّ بِلَا شَکٍّ

فَقَوْلُ الشَّوْکَانِیِّ وَلَا مِنْ جِنْسِ مَا یَضُرُّ آجِلًا أَمْ عَاجِلًا لَیْسَ بِصَحِیحٍ

وَإِذَا عَرَفْتَ ہَذَا ظَہَرَ لَکَ أَنَّ إِضْرَارَہُ عَاجِلًا ہُوَ الدَّلِیلُ عَلَى عَدَمِ إِبَاحَۃِ أَکْلِہِ وَشُرْبِ دُخَانِہِ انتہی اور بعض علماء کے نزدیک تمباکو کا کھانا پینا محض مکروہ ہے حرام اور ناجائز نہیں کیونکہ ان کا خیال میں اس کی حرمت وممنوعیت پر کوئی صریح دلیل موجود نہیں۔ وہ تمباکو کو مسکر میں داخل مانتے ہیں نہ مفتر میں۔

بعض علماء بلاکراہت اس کے جواز اور اباحت کے قائل ہیں قال الشوکانی: إِذَا تَقَرَّرَ ہَذَا عَلِمْتَ أَنَّ ہَذِہِ الشَّجَرَۃَ الَّتِی سَمَّاہَا بَعْضُ النَّاسِ التُّنْبَاکَ وَبَعْضُہُمُ التُّوتُونَ لَمْ یَأْتِ فِیہَا دَلِیلٌ یَدُلُّ عَلَى تَحْرِیمِہَا وَلَیْسَتْ مِنْ جِنْسِ الْمُسْکِرَاتِ وَلَا مِنَ السُّمُومِ وَلَا مِنْ جِنْسِ مَا یَضُرُّ آجِلًا أَوْ عَاجِلًا فَمَنْ زَعَمَ أَنَّہَا حَرَامٌ فَعَلَیْہِ الدَّلِیلُ وَلَا یُفِیدُ مُجَرَّدُ الْقَالِ وَالْقِیلِ انتہی پہلے گروہ کے نزدیک تمباکو کی کوئی

تجارت ناجائز ہے اور اس کے تاجر کی دعوت وصدقہ قبول کرنا بھی درست ہے ۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عِندَ الرُّكنِ، قَالَ : فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ، فَقَالَ : «لَعَنَ اللّٰهُ اليَهُودَ، ثَلَاثًا إِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَيهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثمَانَهَا، وَإِنَّ اللّٰہَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَومٍ أَكلَ شَيءٍ حَرَّمَ عَلَيهِم ثَمَنَهُ» (سنن ابی داود

قال الشوکانی : وَحَدِيثُ ابنِ عَبَّاسٍ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى إِبطَالِ الحِيَلِ وَالوَسَائِلِ إِلَى المُحَرَّمِ، وَأَنَّ كُلَّ مَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى العِبَادِ فَبَيعُهُ حَرَامٌ لِتَحرِيمِ ثَمَنِهِ، فَلَا يَخرُجُ من ہذہ الكُلِّيَّةِ إِلَّا مَا خَصَّهُ دَلِيلٌ، وَالتَّنصِيصُ عَلَى تَحرِيمِ بَيعِ المَيتَةِ دوسرے اور تیسرے گروہ کے نزدیک تمباکو کو بیع وشرا جائز اور مباح ہے ۔

والقول الرجح عندی : ہومن قول ذہب الی عدم اباحۃ اکل التبغ والشتن والتنباک وشرب دخانہ بالنارجیلا وغیرہا لاضرارہ عاجلا واما بیعہ فعلی السلم ان یجتنب ولایتلوث ولا یتلطخ بہ واما من تلطخ بہ واشتغل بتجارتہ واکتسب بہ فلا اقول بحرمۃ کسبہ وذلک لاجل اختلاف العلماء فیہ فان اختلاف العلماء فی شئی یورث التخفیف فیہ

صورت مسؤلہ میں اس دکان دار کی تجارت جائز ہے اور اس کی دعوت وصدقہ بھی درست ہے ۔

اولا : اس لئے کہ وہ تمباکو کے ساتھ دوسری بہت سی غیر مختلف فیہ حلال جائز چیزوں کی تجارت کرتا ہے ۔

ثانیا : اس لئے کہ خود تمباکو کے بارے میں علماء مختلف الرائے ہیں پس اس قدر تشدید وتغلیظ کہ اس کی بیع کو نا جائز وحرام کر دیا جائے خلاف احتیاط ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 361

محدث فتویٰ